مروجہ مالیاتی مفادات کی کمیٹیاں شریعت کے آئینہ میں

علامہ مولانا مفتی ضمیر احمد مرتضائی

آج کل عموما موٹر سائیکل ٹریڈرز والے ''لکی موٹر سائیکل کمیٹی،، ''ہنڈا کمیٹی،، یا اس کے علاوہ ''لکی کمیٹی،، کے نام سے کمیٹیاں چلا رہے ہیں۔ایسی تمام کمیٹیاں شریعت کے اصول تجارت کے منافی ہیں جن کو چلانا یا ان میں حصہ لینا قطعا جائز نہیں حرام ہے۔

ایسی کمیٹیوں میں وجہ حرمت کیا بنتی ہے اس سے پہلے لکی کمیٹی کی چند مروجہ صورتیں آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔

لکی کمیٹی کی مروجہ صورتیں

لکی کمیٹی کی رائج صورتوں میں ایک اہم شرط یہ ہوتی ہے کہ

۱۔کمیٹی کے ارکان میں سے جس رکن کا موٹر سائیکل بذریعہ قرعہ اندازی نکل آتا ہے اس سے باقی ماندہ اقساط ختم ہوجاتی ہیں۔

۲۔کمیٹی نہ آنے کی صورت میں قرعہ اندازی میں نام شامل نہیں کیا جاتا۔

۳۔کمیٹی توڑنے کی صورت میں جمع شدہ رقم ہرگز واپس نہ ہوگی۔

۴۔اس کمیٹی میں جتنے ممبر دیئے جائیں گے اتنا نفع ممبر دینے والے کو مفت دیا جائے گا۔

صورت مسئولہ میں تو یہ سب شرائط پائی جارہی ہیں لیکن بعض لکی کمیٹیوں میں ہماری معلومات کے مطابق آخری شرط نمبر۴ کو اختیار کیا گیا ہے اور بعض جگہ ایسا نہیں ہے۔

ان شرائط کے بعد اس کمیٹی کی صورت یوں ہوتی ہے کہ

(ا) مثلا ہر ممبر کمیٹی ۔/۲۰۰۰ روپے ماہانہ قسط ادا کرتا ہے اور کمیٹی کا دورانیہ ۱۲ ماہ ہے تو اس لحاظ سے جس آدمی کی موٹر سائیکل پہلے مہینے کی قرعہ اندازی میں نکلے گی اس کو موٹر سائیکل ۔/۲۰۰۰ روپے میں پڑے گی

اور باقی ماندہ قسطیں اس سے ساقط ہو جائیں گی اور جس آدمی کی موٹر سائیکل دوسرے مہینے نکلے گی اس کو موٹر سائیکل ۔/۱۲۰۰۰ روپے میں پڑے گی، اور باقی قسطیں اس سے ختم ہو جائیں گی۔ جبکہ آخری آدمی کو وہی موٹر سائیکل تمام قسطوں کی ادائیگی کے بعد ۔/۷۲۰۰۰ روپے میں پڑے گی۔

(ب) اسی طرح اگر مدت کمیٹی ۳۰ ماہ ہو اور ہر ممبر پر ماہانہ ۔/۱۵۰۰ روپے قسط لازم ہو تو اس اعتبار سے جس آدمی کی موٹر سائیکل پہلے مہینے کی قرعہ اندازی میں نکلے گی اس کو موٹر سائیکل ۔/۱۵۰۰ روپے میں پڑے گی اسی طرح ہر ماہ ۱۵۰۰/ روپے بڑھتا جائے گا حتی کہ آخری بندے کو وہی موٹر سائیکل دوسروں سے مہنگے داموں ۔/۴۵۰۰۰ روپے میں پڑے گی۔

(ج) اسی طرح اگر کمیٹی کی مدت ۳۶ ماہ ہو اور ہر ممبر پر ماہانہ ۔/۲۲۰۰ روپے قسط لازم ہو تو پہلے مہینے جس کی کمیٹی نکلے گی اسے ۔/۲۲۰۰ روپے میں موٹر سائیکل پڑے گی اور جو آخر میں بچ گئے خواہ وہ پچاس ہوں یا سو آدمی ہوں سب کو موٹر سائیکل ۔/۷۹۲۰۰ روپے میں پڑے گی۔

(د) اسی طرح اگر مدت کمیٹی ۲۵ ماہ ہو اور ہر ممبر پر ماہانہ ۔/۲۰۰۰ روپے قسط لازم ہو تو اس لحاظ سے جس آدمی کی موٹر سائیکل پہلے مہینے کی قرعہ اندازی میں نکلے گی اس کو موٹر ۔/۲۰۰۰ روپے میں پڑی اور دوسرے مہینے کی قرعہ اندازی میں نکلنے والی موٹر سائیکل ۔/۴۰۰۰ روپے میں پڑے گی۔ سائل نے جو صورت بیان کی اور لکی کمیٹی کا لف پیپر بھی دکھایا اس میں کل ممبر کی تعداد بھی واضح کی گئی ہے کہ ٹوٹل ممبر ۔/۱۵۰ ہیں۔ تو اس لحاظ سے ۲۵ ماہ تک پچیس ممبران کو ہر ماہ ۔/۲۰۰۰ بڑھاتے ہوئے قرعہ اندازی کے ذریعے موٹر سائیکل دی گئی۔ ۲۵ ویں قرعہ اندازی کے بعد بقیہ تمام ممبران کو موٹر سائیکل دے دی جائے گی۔ یعنی ۱۲۶ ممبران کو موٹر سائیکل پچاس ہزار کی پڑے گی۔

یہ وہ صورتیں ہیں جو مختلف مقامات سے ہم تک پہنچی ہیں اس کے علاوہ کئی ایک صورتیں رائج ہیں، ہوتا یہ ہے کہ کمیٹی کے مالکان لوگوں کو رغبت دینے کے لیے پہلی کمیٹی میں بڑا انعام رکھتے ہیں اسی طرح پہلی پانچ یا دس کمیٹیوں میں بعد میں نکلنے والی کمیٹیوں سے زیادہ انعام رکھتے ہیں۔ یہ سب ان مالکان کمیٹی کا لوگوں کا مائل کرنے اور زیادہ نفع میں کثیر تعداد کے ساتھ موٹر سائیکل بیچنے کا ایک انوکھا راستہ ہے۔ لیکن یہ راستہ شریعت کے راستوں سے دور لے جانے والا ہے۔

صورت مسئولہ کے مطابق موجودہ ''لکی کمیٹی،، میں چھ ناجائز خرابیاں پائی جاتی ہیں۔

☆ در ناامیدی بسی امید است .... پایان شب سیہ سپید است ☆

(۱) قمار (جواء) (۲) غرر (دھوکہ) (۳) ربو (سود) (۴) شرط فاسد (۵) تعزیر بالمال (جرمانہ)

(۶) حرام اجرت

لکی کمیٹی میں جواء کا وجود

میر سید شریف جرجانی علیہ الرحمۃ جواء کی تعریف لکھتے ہیں:

کل لعب یشترط فیه غالبامن المتغالبین شیئامن المغلوب.

(التعریف للجرجانی صفحه ۲۶ مطبوعه دار المنار للطباعةوالنشر)

ترجمہ: ''ہر وہ کھیل جس میں یہ شرط لگائی جائے کہ مغلوب کی کوئی چیز غالب کو دی جائے گی۔،،

اس تعریف سے معلوم ہوا کہ جواء کاروبار کے اندر ہو یا کھیل کے اندر لگایا جائے یہ ایک خود کھیل ہے جس میں شرط لگا کر اس بات کی تعیین کی جاتی ہے کہ ہارنے والے کی کوئی چیز غالب آنے والے کو دی جائے گی۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ ''جواء،، کی تعریف اور حکم واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ان القهار من القمر الذی یزدادتارة وینقص اخری وسمی القمار قمارالان کل واحد من المقامرین یجوزان یذهب ماله الی صاحبه ویجوز ان یستفید من مال صاحبه وهو حرام بالنص.

ترجمہ: ''یعنی قمار کا لفظ قمر (چاند) سے لیا گیا ہے چونکہ چاند بھی کبھی بڑھتا ہے اور کبھی کم ہوتا ہے اور قمار (جواء) کو قمار بھی اس لیے کہتے ہیں کہ جواء لگانے والے فریقین میں ہر ایک کے بارے احتمال ہوتا ہے کہ ایک فریق کا مال دوسرا لے جائے اور دوسرا فریق پہلے کا مال حاصل کرلے (جس سے ہر فریق کے مال کا کم اور زیادہ ہونے کا احتمال ہوتا ہے) اور یہ عمل نص قطعی کی وجہ سے شرعاً حرام ہے۔،،

(فتاوی شامی جلد ۹، صفحہ ۶۶۵، المکتبۃ الحقانیہ، پشاور)

اس کے علاوہ بھی فقہاء کرام نے جواء کی تعریفیں لکھی ہیں تمام تعریفات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمارے سامنے جواء کی یہ تعریف آتی ہے کہ جواء کہتے ہیں فریقین میں سے ہر ایک کا دوسرے کے ساتھ اپنے مال کو کسی غیر یقینی واقعے پر بغیر کسی عوض کے داؤ پر لگانے کا معاہدہ کرنا جس میں غالب، مغلوب کا مال لے جاتا ہے۔ جواء کی اس تعریف میں چار امور قابل توجہ ہیں۔

۱۔معاہدہ دو یا دو سے زیادہ فریقوں کے درمیان طے ہوا گر ایک طرف سے کچھ دینے کا عہد ہو گیا ہو اور دوسری طرف سے کچھ دینے کا وعدہ نہ ہوا ہو تو وہ ''جواء،، نہیں، کیونکہ ہم نے تعریف میں فریقین کے معاملہ کی بات کی ہے۔

۲۔اسی طرح اگر دو فریقوں کی بجائے تیسرا شخص جو اس معاہدہ میں شریک نہ ہو وہ اپنا مال دو فریقوں میں سے غالب آنے والے کو دیتا ہے تو وہ جوا نہیں، جیسے آج کل جیتنے والی ٹیم کو حکومت کا انعام وغیرہ دینا۔

۳۔معاہدہ میں ایک دوسرے کے ساتھ اپنے مال کو کسی غیر یقینی واقعے پر موقوف رکھنا قرار پایا ہو یعنی جس کام کے ہونے یا نہ ہونے کا احتمال وشک ہو۔لہذا اگر دوسرے کے مال کا حصول کسی یقینی اور قطعی واقعے پر موقوف ہو جائے تو جواء نہیں مثلاً کوئی شخص دن کے وقت شرط لگائے کہ اگر آج رات ہوگئی تو تم مجھے ایک لاکھ روپے دو گے اور اگر رات نہ ہوئی تو میں تم کو ایک لاکھ روپے دوں گا، اسی طرح سورج کے طلوع ہونے یا غروب ہونے پر شرط رکھنا جواء نہیں کیونکہ یہ کام دستور خداوندی کے مطابق ایک قطعی اور یقینی امر ہے جس کا ہونا ضروری ہے۔کیونکہ یہ معاملہ نظروں سے اوجھل نہیں اور نہ ہی اس میں رسک لیا جارہا ہے۔

۴۔مال کو داؤ پر لگانا کسی عوض کے بغیر ہو تو جواء ہوگا ورنہ جواء نہیں ہوگا جیسے کوئی شخص اپنے سامان کی اصل قیمت کے ساتھ ''انعامی کوپن،، کی سکیم چلالیتا ہے تاکہ لوگوں کو اس سامان کے خریدنے کی رغبت پیدا ہو۔مثلاً ایک بسکٹ کا پیکٹ ۱۵ روپے کا ملتا ہے اور وہی بسکٹ کا پیکٹ ''انعامی سکیم،، کے ساتھ /۱۵ روپے میں ملے تو جائز ہے جواء نہیں اور اگر ''انعامی اسکیم،، کے ساتھ بسکٹ کا پیکٹ /۱۵ روپے کی بجائے /۲۰ روپے میں ملتا ہے اور انعامی اسکیم کے بغیر ۱۵ روپے میں ملتا ہے تو ۲۰ روپے میں اس پیکٹ کو خریدنا جواء ہے کیونکہ اس میں ''انعامی اسکیم،، کے ذریعے /۵ روپے کو داؤ پر لگایا گیا ہے اور پانچ روپے کے عوض کوئی چیز نہیں ہے۔

لہذا ان وضاحتوں کے مطابق تمام لاٹریاں، معمہ وغیرہ خالصۃ جواء ہیں جواء کی تعریف واضح ہونے کے بعد اب ذرا ''لکی کمیٹی،، کی صورت کو ایک نظر دیکھئے اور اپنے دل سے پوچھیے کہ لکی کمیٹی جواء ہے یا نہیں؟ ''لکی کمیٹی،، میں ممبر کمیٹی اپنی رقم کو دیتے وقت اس تمنا میں ہوتا ہے کہ اس کی پہلی کمیٹی نکل آئے یا پہلی پانچ کمیٹیوں کے اندر اندر کمیٹی نکل آئے اور ہر کمیٹی ممبر دوسرے ممبر کا فریق ہوتا ہے۔تو یہاں فریقین

میں سے ہر فریق (ممبر) تمنا کرتا ہے اور اسی امید پر وہ لکی کمیٹی میں حصہ لیتا ہے کہ میری کمیٹی دوسرے سے پہلے نکل آئے اب جس کی کمیٹی دوسرے سے پہلے نکل آئے گی وہ دوسرے شخص کا مال لے جائے گا کیونکہ جتنے ممبر کمیٹی ہوتے ہیں موٹر سائیکل ان سب کے پیسوں سے لی جاتی ہے اور قرعہ اندازی میں جو غالب آجائے اسے وہ موٹر سائیکل دے دی جاتی ہے۔ اسی کو جواء کہتے ہیں۔

خیال رہے کہ یہاں فریقین اپنے مال کو غیر یقینی امر میں داؤ پر لگا رہے ہیں یعنی کسی کو یہ یقین حاصل نہیں ہوتا کہ اس کی پہلی کمیٹی نکلتی ہے یا دوسری یا تیسری۔ اسی طرح یہ معاہدہ بغیر عوض کے مال کو داؤ پر لگانا ہوا گذشتہ مثال میں ۱۵/- روپے والے بسکٹ کو ''انعامی اسکیم،، کی وجہ سے ۲۰/- روپے میں بیچنا ناجائز اور جوا اس لیے ٹھہرا تھا کہ اس میں پانچ روپے کو داؤ پر بغیر کسی عوض کے لگایا جا رہا ہے۔

اور لکی کمیٹی میں مکمل کمیٹی ہی بغیر عوض کے داؤ پر لگائی جا رہی ہے یہاں تک ہمارے سامنے لکی کمیٹی میں جواء کے وجود کی وضاحت آ گئی کہ ''لکی کمیٹی میں ہر ممبر دوسرے ممبر کا فریق ہوتا ہے اور دونوں فریقوں میں سے ہر ممبر لکی کمیٹی میں حصہ لے کر ایک دوسرے کے ساتھ اپنے مال کو، ایک غیر یقینی معاملہ میں کسی عوض کے بغیر داؤ پر لگاتے ہیں جس میں پہلی کمیٹی پانے والا غالب ہو جاتا ہے اور وہ بقیہ مغلوب ممبران کا مال لے جاتا ہے، اسی طرح دوسری، تیسری اور آخر تک جس کی کمیٹی نکل آئی وہ غالب ہے جو بقیہ مغلوب ممبران کا مال لے جاتا ہے۔،،

یہاں ایک بات پیش نظر رکھیں کہ بعض ''لکی کمیٹی،، والے لکی کمیٹی کو جائز کرنے کے لیے ایک حیلہ کرتے ہیں کہ ہر ممبر کمیٹی کو ہر دفعہ کوئی چیز دے دیتے ہیں۔ مثلاً ڈنر سیٹ، کبھی واٹر سیٹ، پنکھا، استری وغیرہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کو بھی قرعہ اندازی کر دیتے ہیں اور کبھی اس سے بھی چھوٹی چیز جس کی مالیت ماہانہ کمیٹی کی دسویں حصے کو بہ مشکل پہنچتی ہے۔ یہ دونوں طریقے بھی ناجائز ہیں۔ پہلا اس لیے کہ اس میں بھی موٹر سائیکل کی طرح قرعہ اندازی کر کے غیر یقینی امر میں بغیر عوض کے مال کو داؤ پر لگایا جا رہا ہے۔ اور یہ ناجائز ہے دوسرا طریقہ اس واسطے ناجائز ہے کہ اس میں لکی کمیٹی کی طرف رغبت دینے کے لیے یہ چیزیں اس واسطے دی جاتی ہیں تاکہ لکی کمیٹی کے ممبران کی تعداد کم نہ ہو اور ممبر کمیٹی ان چیزوں کو لکی کمیٹی کی وجہ سے اپنی ماہانہ کمیٹی کے بدلے میں قبول کر رہا ہوتا ہے ورنہ ماہانہ کمیٹی کی مالیت کے عوض ایسی چھوٹی چھوٹی چیزیں ممبر کمیٹی کبھی قبول نہ کرے۔ جیسے ۱۵/- روپے والے بسکٹ ۲۰/- روپے میں ''انعامی سکیم،، کی

تمنا سے ہی لیا جاتا ہے اگر چہ اس میں سے بطور انعام ایک روپیہ نکلے یا وہ بھی نہ نکلے۔لیکن ''انعامی اسکیم،، کے بغیر بھی ۱۵/- روپے کا ٹکٹ ۲۰/- روپے میں نہیں خریدے گا اور شریعت میں یہ قانون واضح ہے کہ حرام کا ذریعہ اور واسطہ بھی حرام ہوتا ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے انعامات بھی ''لکی کمیٹی،، کو بحال رکھنے کے ذرائع ہیں۔جب لکی کمیٹی حرام ہے تو اس کے یہ ذرائع بھی حرام ٹھہرے۔سو ہمارے سامنے لکی کمیٹی کے بارے حکم شرعی واضح طور پر آ گیا کہ یہ ''لکی کمیٹی،، نہیں بلکہ ''جواء کمیٹی،، ہے۔جو قطعی طور پر حرام ہے۔

اور جواء کی مذمت بیان کرتے ہوئے ارشاد خداوندی ہے۔

۱۔یسئلونک عن الخمر والمیسر ط قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما ط(بقرہ:۲۱۹)

ترجمہ:لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے؟ آپ کہیے ان دونوں چیزوں میں بڑا گناہ ہے،اور کچھ اس میں (دنیاوی) منافع بھی ہیں لیکن ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔،،

۲۔یایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۰ ۹(مائدہ:۹۰)

ترجمہ:''اے ایمان والو! شراب،جواء،بت اور پانسے (فال نکالنے والے تیر) یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے بچو،تاکہ تم فلاح پاؤ۔،،

۳۔انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العدوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون (مائدہ:۹۱)

ترجمہ:''شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے روک دے کیا تم ان چیزوں سے باز آنے والے ہو۔،،

مسند احمد بن حنبل میں اس آیہ کریمہ کے شان نزول کے متعلق حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اس وقت شراب پینے اور جواء کھیلنے کی رخصت تھی صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ سے اس کی بابت دریافت کیا تو اس وقت یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی (جس سے شراب اور جواء

تا قیامت حرام ہو گئے) مسند احمد جلد ۲، صفحہ ۳۵۱، مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت)

امام ابوداؤد اپنی سند کے ساتھ ''جواء کی حرمت کے متعلق،، فرماتے ہیں:

عن عبداللہ بن عمروان النبی ﷺ نھی عن الخمر والمیسر والکوبۃ والغبیراء.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے انگور کی شراب، جوئے، طبل اور جوار کی شراب سے منع فرمایا ہے۔،،

(ابوداؤد جلد: ۲، صفحہ: ۱۶۳، مطبوعہ مطبعہ مجتبائی پاکستان لاہور)

توجہ فرمائیے! جواء کا ذکر قرآن مجید میں شراب اور بت پرستی ایسے بڑے بڑے گناہوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔

۲۔ لکی کمیٹی میں غرر (دھوکہ) کا وجود:

غرر کا معنی دھوکہ آتا ہے۔

شریعت میں غرر کی وضاحت کرتے ہوئے شمس الائمہ امام سرخسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

الغرر مایکون مستور العاقبۃ.

(المبسوط جلد ۱۲، صفحہ ۱۹۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۴ھ، ۱۹۹۳ء)

غرر اس شئی کو کہتے ہیں جس کا انجام پوشیدہ ہو۔

امام کاسانی علیہ الرحمہ ''بدائع الصنائع،، میں فرماتے ہیں:

الغرر ھو الخطر الذی استوفی فیہ طرف الوجود والعدم بمنزلۃ الشک۔

بدائع الصنائع جلد ۴، صفحہ ۳۶۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

ترجمہ: ''غرر وہ خطر پر مبنی ایسے معاملے کو کہتے ہیں جس میں وجود وعدم کی دونوں طرفیں شک کے درجہ کی طرح برابر ہوں۔،،

جب غرر کی وضاحت سامنے آ گئی تو ''لکی کمیٹی،، میں غرر کا عنصر ملاحظہ کیجیے ''لکی کمیٹی میں ہر ممبر، کمیٹی کی ادائیگی کے وقت جو معا ا کرتا ہے۔ اس معاملہ کا انجام اس شخص پر پوشیدہ ہوتا ہے اور یہ معاملہ چونکہ خطر پر مبنی ہوتا ہے کہ نقصان ہونے یا نہ ہونے، نفع ہونے یا نہ ہونے میں برابر کا شک پایا جاتا ہے یہاں یہ

بات پیش نظر رہے کہ تجارت میں نفع ونقصان کی حیثیت اور ہے کہ تجارت میں مال تجارت کا وجود پہلے ہوتا ہے اوراس مال تجارت پر نفع ونقصان بعد کی بات ہوتی ہے جبکہ غرر وخطر میں بعینہ مال ہی وجود وعدم میں مشکوک ٹھہرا ہوا ہوتا ہے اوراس مال کا انجام پوشیدہ ہے کہ کسی ایک ممبر کو یہ مال زیادہ مل جائے تو اسے نفع ہوجائے اور دوسرے کو نقصان ہوجائے۔ چونکہ لکی کمیٹی میں مال کا انجام پوشیدہ ہوتا ہے۔لہذا یہ معاملہ غرر (دھوکہ) پر مبنی ہوا۔اور غرر کے بارے ارشاد خداوندی ہے:

ولاتاکلوااموالکم بینکم بالباطل.(البقرة:۱۸۸)

ترجمہ:''اورآپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ۔،،

علامہ ابن عربی اورعلامہ قرطبی علیہما الرحمہ ''اکل باطل،، کے تحت کئی ایک ناجائز معاملات گنوانے کے بعد فرماتے ہیں:

ولاتخرج عن ثلاثة اقسام وهی الرباء والاکل بالباطل والغرر ویرجع الغرر بالتحقیق الی الباطل فیکون قسمین۔

(احکام القرآن لابن عربی: جلد:۱،صفحہ:۲۴۴،مطبوعہ دارالمعرفة بیروت)

ترجمہ:اوریہ تمام ناجائز معاملات کی اقسام ،تین قسموں سے باہرنہیں ہیں اوروہ تین قسمیں ہیں۔(۱)سود(۲)ناحق طریقے سے کھانا(۳)دھوکہ اور تحقیقی بات یہی ہے کہ غرر بھی ''اکل باطل،، یعنی ناحق طریقے سے مال کو کھانے کی قسم میں داخل ہے تو اس طرح کل ناجائز معاملات کی دو قسمیں ہوگئیں۔(۱)سود(۲)ناحق طریقے سے مال کھانا۔

امام قرطبی بھی ناجائز معاملات کا ذکر ''اکل باطل،، کے تحت کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

لانه من باب بیع القمار والغرر والمخاطرة.

(احکام القرآن،للقرطبی جلد:۵،صفحہ:۱۵،مطبوعہ دارالکتب المصریة القاھرہ)

ترجمہ:''کیونکہ ان ناجائز معاملات میں قمار،غرر اور خطر کی خرابی پائی جاتی ہے۔،،

سومعلوم ہوا کہ قرآن مجید میں ''غرر،، کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔جس کو مفسرین نے ناحق طریقے سے مال کھانے کے تحت بیان فرمایا اوراس کی حرمت کو واضح فرمایا۔غرر کے متعلق مختلف احادیث مبارکہ میں ممانعت وارد ہوئی ہے۔اختصاراجناب ابوھریرۃؓ کی روایت پیش کی جاتی ہے۔

ازپدرش چه خیری دیدی ......☆...... که ازپسرش ببینی؟

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: نهی رسول الله ﷺ عن بیع الحصاة وعن بیع الغرر.

(صحیح مسلم، کتاب البیوع، رقم الحدیث (۳۶۹۱) مطبوعہ المکتبۃ الاسلامیہ، استنبول) (سنن ابوداؤد، باب فی بیع الغرر، رقم الحدیث (۳۳۷۲) مطبوعہ داراحیاء السنۃ النبویۃ، بیروت) (جامع الترمذی، البیوع رقم الحدیث (۱۲۳۳) مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت) (سنن ماجہ کتاب التجارات رقم الحدیث (۲۱۹۴) مطبوعہ شرکۃ الطباعۃ العربیہ، الریاض)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے کنکری مار کر بیع کرنے اور غرر کی بیع سے منع فرمایا۔،،

(۴،۳) لکی کمیٹی میں سود اور شرط فاسد:

،،لکی کمیٹی،، میں بعض نے یہ شرط لگائی ہے کہ ،،مسلسل دو کمیٹیاں ادا نہ کرنے کی صورت میں وصول شدہ رقم ضبط کر لی جائے گی۔ جس کو ممبر کمیٹی چیلنج نہیں کر سکتا۔،، اور بعض مالکان کمیٹی نے اس شرط کو ’’دوسرے طریقے سے اسی طرح لگایا ہے۔‘‘ کمیٹی توڑنے کی صورت میں جمع شدہ رقم ہرگز واپس نہ ہوگی،،۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ کوئی بھی کمیٹی ہو عام پرچی والی ہو یا بولی والی کمیٹی ہو یا لکی کمیٹی ہو، کمیٹی ڈالنے کے بعد توڑنا کسی مجبوری کے باعث ہو یا جان بوجھ کر کمیٹی توڑ دے تو اس توڑنے کی سزا میں آپ اس ممبر کی گذشتہ کمیٹیاں ضبط نہیں کر سکتے۔

عام پرچی والی کمیٹی جائز ہے لیکن اس میں بھی اس بات کا لحاظ رکھیں کہ اگر کوئی ممبر کمیٹی توڑتا ہے تو اس کی جمع شدہ رقم واپس کر دیں اگر کمیٹی واپس نہ کی تو سب ممبر اس جرم میں برابر کے شریک ہوں گے۔ مگر یہ کہ کوئی ممبر اپنے حصے کے روپے کمیٹی توڑنے والے کو واپس کر دے تو یہ بری الذمہ ہو جائے گا۔ لیکن باقی خرابیاں اس میں باقی رہیں گی۔ اس قدر خیال رکھنا اس لیے ضروری ہے کہ مال جمع کر کے کمیٹی کی صورت میں معاونت کرنا جائز ہے لیکن یہ تمام پیسے سبھی ممبران کے مشترکہ ہوتے ہیں اور ہر ممبر پرچی کے ذریعے نکلنے والی کمیٹی میں ایک دوسرے کی معاونت کرتے ہیں۔ یہ معاملہ معاونت کی حد تک تو جائز ہوا لیکن کمیٹی چھوڑنے والے کے مال کو ضبط کرنے کا ہمیں کس نے اختیار دیا ہے؟ ایک تو وہ مال دے کر ہماری معاونت

کررہا ہے اوردوسرا ہم اس معاونت والے مال پرغاصب بن کر بیٹھ جائیں تو یہ کہاں کا انصاف ہوگا؟اگر چہ اس نے آخری کمیٹی تک معاونت کا وعدہ کیا ہے اگر تو وہ جان بوجھ کر توڑ رہا ہے تو اس کی گردن پر خلاف ورزی کا گناہ ہے کسی اور پر نہیں اوراگر مجبوری کے باعث ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زیادہ بہتر جانتا ہے۔لیکن ہمیں اس کی وعدہ خلافی پر یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کا مال غصب کریں کیونکہ یہ وعدہ معاونت ومدد کرنے کا ہے کسی قرض کی ادائیگی کا نہیں ہے۔لہذا معلوم ہوا کہ معاملہ کے اندر ایسی شرط لگانا ناجائز اور فاسد ہے اور ''ہر وہ شرط جو معاملہ میں ناجائز وفاسد ہو اسے باقی رکھنا حرام ہے اور توڑنا ضروری ہے۔ کیونکہ ایسے معاملہ کو بیع فاسد کہتے ہیں اگر بیع کا وقوع ہو جائے ورنہ یہ بیع باطل ہے۔،،(۱)

جبکہ ''لکی کمیٹی،، میں اس ناجائز شرط کو باقی رکھا جاتا ہے لکی کمیٹی میں ناجائز شرط لگنے سے ایک اور شرعی خرابی یہ لازم آتی ہے کہ اس میں سود کا عنصر بھی پایا جاتا ہے کیونکہ سود کہتے ہیں:

كل قرض جر منفعة فهو ربا.

ترجمہ: ''یعنی ہر وہ قرض جو نفع کھینچے وہ سود ہے۔،،

(كنز العمال رقم الحديث ١٥٥١٦ جلد ٣، صفحه ٢٣٨، مطبوعه مؤسسة الرساله بيروت)

لکی کمیٹی میں تمام ممبران جو روپے معاونت کے طور پر دیتے ہیں یہ روپے قرض ہوتا ہے اور یہ قرض ہر ممبر کی طرف سے کمیٹی نکلنے والے ممبر پر مشترکہ طور پر ہوتا ہے۔اب جس کی کمیٹی نکلی ہے اس کا حق بنتا ہے کہ اس قرض کی ادائیگی کرے۔لیکن لکی کمیٹی میں یہ طے شدہ معاملہ ہوتا ہے کہ جس کی کمیٹی نکل گئی وہ باقی کمیٹیاں نہیں دے گا۔(۱) فتاوی رضویہ جلد:۱۷،ص:۱۱۵، ۱۴۱ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور۔

ایک تو یہ کہ جس ممبر کی کمیٹی نکل آتی ہے اس کی گردن پر مرتے دم تک قرض باقی رہے گا۔دوسرا اس میں سود اس طرح پایا گیا کہ تمام ممبران کمیٹی جو اپنی کمیٹی دیتے ہیں یہ کمیٹی بطور قرض دی جاتی ہے اس واسطے تمام ممبران کمیٹی اپنی کمیٹی (جوکہ قرض ہے) کے ذریعے نفع لینے کی امید رکھتے ہیں کہ ہماری کمیٹی نکل آئے اور ہم اسے باقی کمیٹیاں معاف ہو جائیں۔جبکہ ہر قرض جس سے نفع لینا مقصود ہو وہ حرام اور سود ہوتا ہے اور لکی کمیٹی میں قرض پر نفع لیا بھی جاتا ہے لہذا لکی کمیٹی میں سود بھی پایا جاتا ہے۔

سود کے متعلق ارشاد خداوندی ہے:

الـذيـن ياكلون الربوا لايقومون الا كما يقوم الذى يتخبطه الشيطن من المس ط ذلك بـانهـم قـالوا انما البيع مثل الربوا واحل الله البيع وحرم الربوا ط فمن جاءه موعظة من ربـه فـانتهـى فـلـه مـاسـلف ط وامـره الى الله ط ومن عاد فاولئك اصحب النار هم فيهـا خـلـدون ۲۷۵ يـمـحـق الـربـوا ويـربـى الـصدقت ط والله لايحب كل كفار اثيم ۲۷۶ (البقره : ۲۷۵، ۲۷۶)

ترجمہ: ''جولوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن (گنہگاروں کی صف میں)اس شخص کی طرح ہی کھڑے ہوں گے جس کو شیطان نے چھوکر دیوانہ کردیا ہو۔اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ خرید وفروخت اور سود ایک جیسے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے خرید وفروخت کو حلال رکھا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی پھر وہ (سود) سے باز آ گیا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے اور جس نے دوبارہ سود کو لیا تو وہی لوگ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔(یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں فرماتا۔''

اس سے ذرا آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يايها الذين امنوا اتقوا الله وذروا مابقى من الربوا ان كنتم مؤمنين(۲۷۸)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور باقی بچے ہوئے سود کو چھوڑ دو (اور سچی توبہ کرلو) اگر تم مومن ہو۔''

فـان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله وان تبتم فلكم رءوس اموالكم لا تظلمون ولا تظلمون (۲۷۹)

ترجمہ: ''پس اگر تم ایسا نہ کرو (یعنی سود لینے سے باز نہ آؤ) تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کی طرف سے اعلان جنگ سن لو،اور اگر تم توبہ کرلو تو تمہارے اصل مال تمہارا حق ہے نہ تم ظلم کرو اور نہ ظلم کیے جاؤ۔''

سود کی احادیث میں بڑی مذمت آئی ہے۔

''امام مسلم اور امام بیہقی حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے،

سود کھلانے والے، سود کے معاملہ کی گواہی دینے والے اور سود کے لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ اور فرمایا یہ سب برابر ہیں،،۔

(صحیح مسلم ،باب الربا جلد ۲ صفحہ ۲۷ ،مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)(ابوداؤد کتاب البیوع ،جلد ۲ صفحہ ۱۱۷ مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاھور)

امام طبرانی نے حضرت عبداللہ ابن سلامؓ کی روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''انسان سود کا جو ایک درہم وصول کرتا ہے وہ اللہ کے نزدیک اسلام میں تینتیس بار زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے۔،،

(مسند احمد ابن حنبل حدیث عبداللہ ابن حنظلۃ جلد ۵ ،صفحہ ۲۲۵ مطبوعہ دارالفکر بیروت)(الدر المنثور جلد: ا صفحہ :۳۶۷،مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی ،ایران)

امام ابن ماجہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس رات مجھے معراج کرائی گئی مجھے ایک ایسی قوم کے پاس سے گزارا گیا جن کے پیٹ کوٹھڑیوں کی طرح تھے ان کے پیٹوں میں باہر سے سانپ دکھائی دے رہے تھے میں نے پوچھا اے جبریل! یہ کون ہیں۔ عرض کی یہ لوگ سود کھانے والے ہیں۔،،

حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سود کے ستر گناہ ہیں اور ان میں سب سے ہلکا یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے۔،،(سنن ابن ماجہ ،ص :۱۶۴، ۱۶۵ ،مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی)

قرآنی آیات اور احادیث سے ہمیں سود کی جس قدر حرمت اور سزا کا علم ہوا اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین) اور لکی کمیٹی کے علاوہ جو بھی سودی نظام پر مشتمل کاروبار ہیں۔ مثلاً بنکاری نظام ،انشورنس وغیرہ ان میں شرکت کرنا، ملازمت کرنا حرام ہے۔ کیونکہ جو کام حرام ہوتا ہے اس میں معاونت بھی حرام ہے اور اجرت بھی حرام ہوتی ہے۔

الجواب اللین یصرف الغضب ......☆...... زبانِ خوش، مار را از سوراخش بیرون می کشد

۵۔مالی جرمانہ

لکی کمیٹی میں مالی جرمانہ کی خرابی بھی پائی جاتی ہے کہ جو بندہ دو کمیٹیاں مسلسل نہ دے گا اس کو بطور جرمانہ گذشتہ کمیٹیاں ضبط کرنے کی سزا دی جاتی ہے۔یا مثلاً ۲۰ تاریخ کے بعد ۱۰۰ روپے یومیہ جرمانہ کے ساتھ کمیٹی وصول کی جائے گی،، کا کہنا یہ سب ناجائز ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ اس بارے رقم طراز ہیں:

''وہ نوٹ لکھوانا یا روپیہ جمع کرا کر ضبط کرنا یا گناہ پر مالی جرمانہ ڈالنا یہ سب حرام ہے۔

قال اللہ تعالیٰ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل ۔(اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:(لوگو!) اپنے مال آپس میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ) مالی جرمانہ منسوخ ہوگیا اور منسوخ پر عمل حرام ہے۔،،

(فتاوی رضویہ ج: ۲۱،ص :۲۷۳،مطبوعہ رضافاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

۶۔حرام اجرت

''جب لکی کمیٹی کا کئی وجوہ سے حرام ہونا ثابت ہوگیا تو یہ بات واضح ہوگئی کہ صورت مسئولہ میں جو یہ کہا گیا کہ

''اور خصوصیات میں شامل ہے کہ جتنے ممبر دیئے جائیں گے اتنا نفع ممبر دینے والے کو مفت دیا جائے گا۔،،

کے بارے حکم شرعی یہ ہے کہ ممبر تیار کرکے آگے دینا اور اس کے بدلے نفع لینا یہ اجرت ہے اور حرام کام پر اجرت بھی حرام ہوتی ہے جیسے داڑھی منڈوانا حرام ہے تو اس کی اجرت دینا اور لینا حرام ہے لہذا لکی کمیٹی میں یہ صورت بھی حرام ہے۔،،

اس قدر کثیر دلائل کی موجودگی میں اگر پھر بھی ہم اس حرام کام کرنے والے کو''خوش نصیب،، کہیں تو شریعت کے ساتھ مذاق کرنا ہوگا جو کہ جائز نہیں۔لکی کمیٹی کے کئی ایک پمفلٹ پر''خوشخبری،،اور''جس خوش نصیب کی کمیٹی نکل آئے گی وہ آئندہ کمیٹی نہیں ادا کرے گا،،ایسے الفاظ لکھے ہوتے ہیں اور ایک پمفلٹ پر لکھا ہوا تھا''پہلی قرعہ اندازی ۲۵ جنوری کو انشاء اللہ ہوگی،،

جب یہ بات ہم پر واضح ہوگئی ہے کہ لکی کمیٹی ایک نہایت حرام کام ہے تو اس کے لئے''خوشخبری،،''خوش

نصیب،،اور انشاء اللہ" ایسے الفاظ بولنا حرام ہے اور کوئی ان الفاظ کو جائز سمجھ کر لکھے یا پڑھے باوجود اس کے کہ وہ اسے حرام ہونا جانتا ہے۔تو وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ شریعت کے حرام کو حلال سمجھنا کفر ہے اور اگر وہ شادی شدہ ہے تو اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل جائے گی۔اس واسطے ایسے تمام امور سے بچیں۔

میں آخر میں اپنے مسلمان بھائیوں سے التجا کروں گا کہ خدارا ایسے حرام کاموں کو معمولی نہ سمجھیں انہی کاموں سے کاروبار میں بے برکتی، چہروں کی رونق کا ختم ہونا، بچوں بیماری، گھروں میں ناچاقی، دل کی بے اطمینانی، سب کچھ ہمارے اپنے اعمال سے رونما ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حلال رزق کھانے اور کھلانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین ......ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب......................(نوٹ: یہ تحقیقی مقالہ کتابی صورت میں بھی دستیاب ہے جس میں مزید مختلف ناموں کی کمیٹیوں پر شرعی نکتہ نظر سے گفتگو کی گئی ہے...... ملنے کا پتہ: مسلم کتابوی دربار مارکیٹ' گنج بخش روڈ لاہور'۔مکتبہ مرتضائیہ قلعہ شریف ڈاکخانہ ناظر لبانہ تحصیل شرقپور ضلع شیخوپورہ)

امام وخطیب کی شرعی ومعاشرتی حیثیت

مزید اضافوں کے ساتھ نیا ایڈیشن ملک کے تمام معروف مکتبوں پر دستیاب

ہر امام وخطیب کے ذوق مطالعہ کے لئے ،۱۸۴ صفحات، قیمت ۲۰۰ روپے

مؤلف: نور احمد شاہتاز، ناشر: اسکالرز اکیڈمی پوسٹ بکس ۷۷۷۷ ،گلشن اقبال کراچی

طور سینا چیست دانی بے خبر طور سینا سینۂ خود را نگر

☆☆☆

ہمچو موسیٰ مست شو بر طور خویش رب ارنی گو تجلی حق نگر

☆ بہ گفتار شیرین جہاندیدہ مرد ......☆...... کند آنچہ نتوان بہ شمشیر کرد ☆